پروفیسر محمد سلیمان اظہر ایم اے

پیغمبرؐ کا وصی کون ہے؟

کتب شیعہ کی روشنی میں

شیعہ حضرات کا دعویٰ ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر نیز غدیر خم کے موقع پر حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن مسلمانوں نے پیغمبرؐ کی نافرمانی کرتے ہوئے حضرت علیؓ کی بجائے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کر لیا۔

ہم شیعہ حضرات کا یہ دعویٰ خود شیعہ کتب کی روایات سے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے شیعہ کتب کی روشنی میں دعوت ذوالعشیرہ کے خدوخال بیان کئے جاتے ہیں۔ تفسیر قمی ص ۴۷۴ پر "وانذر عشیر تلک الاقربین۔" کی تفسیر میں لکھا ہے۔

فجمع رسول اللہ بنی ھاشم وھم	رسولؐ خدا نے بنی ہاشم کو جن کی کل
اربعون رجلاً کل واحد منھم یا کل	تعداد چالیس تھی جمع کیا۔ یہ لوگ بڑے
الجذع ویشرب القربۃ فاتخذ لھم	بسیار خور تھے۔ آپ نے ان کیلئے کھانا
طعاماً فاکلوا حتی شبعوا فقال	تیار کیا۔ ابولہب نے کہا کہ محمدؐ نے
ابولھب حذماً سحرکم محمد فتفرقوا	تھوڑے کھانے سے جادو کے ذریعے
فلما کان یوم الثانی امر رسول اللہ	ہم بسیار خوروں کو سیر کر دیا ہے۔
یفعل بھم مثل ذالک ثم سقاھم	اس پر تمام ہاشمی منتشر ہوگئے۔ دوسرے
اللبن فقال رسول اللہ ایکم تکون	روز آپؐ نے پھر دعوت کی۔ اور
وصیتی و وزیری وخلیفتی فقال	دودھ پلانے کے بعد پوچھا کہ آپ میں

ابولهب جزماً سحركم محمد فتفرقوا
فلما كان اليوم الثالث امر رسول الله
ففعل بهم مثل ذالك ثم سقاهم اللبن
فقال لهم رسول الله ايكم يكون
وصيّي ووزيري وينجز عداتي ويقضي
ديني فقام علیؑ وكان اصغرهم سناً
واحمشهم ساقاً واقلهم مالاً فقال
انا يا رسول الله فقال رسول الله
انت هو ۔

کون میرا وصی خلیفہ اور وزیر بننا چاہتا
ہے ۔ ابولہب کی مداخلت پر لوگ منتشر
ہو گئے ۔ اور تیسرے روز کی دعوت کے
بعد آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کون میرا
وصی وزیر بننا چاہتا ہے ۔ تو حضرت علیؑ
نے فرمایا جو عمر میں سب سے چھوٹے اور
قلیل المال تھے ، کہ میں یہ ذمہ داری اٹھانے
کیلئے تیار ہوں ۔ رسول اللہؐ نے فرمایا
ٹھیک ہے ۔

اور مجمع البیان طبرسی جلد ۷ ص ۲۰۶ پر وانذر عشیرتک الاقربین کی تفسیر میں لکھا ہے

وانذرهم رسول الله فقال يا
بني عبد المطلب اني انا النذير اليكم
من الله والبشير فاسلموا واطيعوني
تهتدوا ثم قال من يواخيني ويوازرني
ويكون وليّي و وصيي بعدي وخليفتي
في اهلي ويقضي ديني فسكت القوم
فاعادها ثلاثاً كل ذالك يسكت القوم
ويقول علي انا فقال في المرة الثالثة
انت ۔ فقام القوم وهم يقولون
لابي طالب اطع ابنك فقد امّر
عليك ۔

کہ رسول اللہ نے دعوت کے بعد مطلبی
خاندان سے فرمایا کہ میں بشیر و نذیر بن
کر آیا ہوں ۔ اسلام لے آؤ ، میری اطاعت
کرو ۔ تم ہدایت یافتہ بن جاؤ گے ۔ پھر
فرمایا تم میں سے کون ہے جو میرا بھائی
خلیفہ وزیر اور وصی بننا چاہتا ہے ۔
سب حاضرین خاموش رہے ۔ آپ نے
تین مرتبہ بات دہرائی ۔ لیکن لوگ سوائے
حضرت علی کے خاموش رہے ۔ بعد ازاں
یہ لوگ حضرت ابوطالب کو مذاق کرتے
ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے کہ اب تو اپنے
بیٹے کی اطاعت کیا کر ۔

اور حیاۃ القلوب ص ۲۷۹ پر یوں ہے ۔

"ہمہ ساکت شدند و جواب نہ گفتند پس حضرت امیرالمومنین برخواست و گفت
کہ من با تو بیعت میکنم بہر شرطیکہ بفرمائید و در ہر چہ حکم کنی اطاعت میکنم

احق

حضرت فرمود کہ بنشیں کہ شاید کہ آنانکہ از تو بزرگ تر اند بر خیزند بار دگر باز ایشاں ساکت شدند و علی برخواست۔"

جس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ اُٹھے تو آنحضرتؐ نے انہیں یہ کہہ کر بٹھا دیا کہ شائد تم سے بڑا کوئی شخص یہ منصب قبول کرے۔ لیکن تین مرتبہ اعلان کرنے کے باوجود حضرت علیؓ کے سوا کسی نے جنبش نہ کی۔

اِن اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آنحضرت کو تبلیغ عام کہنے کا حکم ہوا تو انہوں نے معاملے کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے گھریلو تفکرات سے آزادی حاصل کرنے کیلئے ہاشمیوں سے کہا کہ وہ ان کی عدم موجودگی یا قید و بند یا وفعتاً قاتلانہ حملہ کے بعد وفات کی صورت میں ان کے اہل وعیال کی خبرگیری کریں۔ ان کے لین دین کے معاملات وغیرہ نپٹائیں۔ ان لوگوں میں حضرت ابوطالب، عباس، عقیل۔ طالب، ابولہب حمزہ، ابوسفیان بن حارث، علی، جعفر وغیرہ تمام ہاشمی موجود تھے۔ لیکن کسی ہاشمی نے تین روز مسلسل دعوت اڑانے اور آنحضرت کی ترغیب و تحریص کے باوجود آنحضرت کی دستگیری نہ فرمائی۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو ابوطالب کی شفقتوں اور عظمتوں کے ترانے دن رات الاپتے رہتے ہیں۔ وہ بتائیں کہ اِس شفیق چچا کی زبان کیوں گنگ ہوگئی تھی۔ حضرت علی بھی تفسیر قمی کے مطابق پہلے دو روز خاموش رہے ہیں۔ تیسرے روز جب وہ اُٹھے تو حیاۃ القلوب کے مولف ملا باقر مجلسی کے مطابق رسول اللہ نے انہیں بٹھا دیا کہ جو کام پیش نظر ہے اِس کیلئے کسی بزرگ کو اٹھنا چاہیئے۔ لیکن حاضرین کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ الٹا مذاق اڑاتے ہوئے چل دیے۔

یہ نشست اعزہ و اقربا پر مشتمل تھی۔ اِس کے مدعوین سب کے سب ہاشمی تھے۔ کوئی غیر ہاشمی اس میں مدعو نہ تھا۔ اِس گھریلو مجلس میں آنحضرتؐ گھریلو مسائل طے کر رہے تھے۔ اُمت کی امانت و خلافت طے نہ ہو رہی تھی۔ منصب "خلیفہ فی اہل" تھا "خلیفہ فی الامۃ" کا منصب نہیں تھا۔ ورنہ اِس منصب دار کو ہارونؑ اور موسیٰؑ کے تعلق سے واضح نہ فرماتے کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم تھا کہ ہارونؑ امت میں حضرت موسیٰؑ کے جانشین نہیں ہوتے بلکہ حضرت موسیٰؑ ہی کی زندگی میں فوت ہو چکے تھے۔ اور جانشین ہارونؑ کی بجائے یوشعؑ بن نون ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ سفر ہجرت میں گھریلو معاملات، لین دین کے مسائل آپ حضرت علیؓ

کے سپرد کر کے سفر حضرت ابوبکرؓ کی معیت میں طے کرتے ہوئے مدینہ پہنچ گئے اور یہی وجہ ہے کہ پوری مکی زندگی کی کسی تبلیغی مہم یا تبلیغی سفر میں آنحضرتؐ کی معیت میں حضرت علیؓ کا نام نہیں ملتا ۔ نہ ہی کسی ایسی جگہ ان کی موجودگی کا ثبوت ملتا ہے ۔ جہاں حضرت رسول اکرمؐ جرم تبلیغ میں مصائب سے دوچار ہو رہے ہوں ۔ اس لئے انہیں منصب علیہ فی اہل کا عطا ہوا ہے ۔ دوسری طرف ان مقامات پر حضرت ابوبکرؓ سائے کی طرح رسول اللہ کے ساتھ دکھائی دیتے ہیں ۔ اِس لئے کہ ان کی تربیت خلافت نبوت کے لحاظ سے ہو رہی ہے ۔ تبلیغ کے میدان میں وہ کارفرما ہیں ۔ عشرہ مبشرہ کے اکثر ارکان حضرت صدیقؓ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے ہیں ۔ مار انہیں پڑتی ہے ۔ زخمی وہ ہوتے ہیں ۔ آنحضرت کے ساتھ مار کھا کر بے ہوش وہ ہوتے ہیں ۔ اور پھر حضرت علیؓ سے برسوں قبل بلا حیل وحجت وہ مسلمان ہو چکے ہیں ۔

وصی کا منصب

اگر وصی اور وارث کا وہ تصور جو شیعہ حضرات ، حضرت علیؓ کے متعلق پیش کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو رسول اللہؐ نے دعوت ذوالعشیرہ کے موقع پر وصی و وارث قرار دیا تھا اور غدیر خم کے موقع پر ان کی وصائت ولائت اور خلافت کا اعلان کیا تھا ۔ تو پھر اس شیعہ روائیت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے ۔ جس میں رسول اللہؐ نے اپنی وفات سے چند روز قبل وصائت کا منصب حضرت عباسؓ کو پیش کیا تھا ۔ اگر یہ منصب خالی نہیں تھا ۔ اور اس پر حضرت علیؓ فائز کئے جا چکے تھے تو پھر یہ منصب حضرت عباسؓ کو کیوں پیش کیا گیا تھا؟ یہ روایت پیش کرنے سے قبل ہم دعوت ذوالعشیرہ کے متعلق جس میں حضرت علی کو اپنا وصی ۔ وزیر ۔ خلیفہ وغیرہ قرار دیا تھا ایک اور روایت مناقب آل ابی طالب سے نقل کر کے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

واما بیعة العشیرة قال النبی بعثت الی اهل بیتی خاصة والی الناس عامة وقد کان بعد مبعثه بثلاث سنین علی ما ذکره الطبری فی تاریخه والخرکوشی فی تفسیره ومحمد بن اسحق فی کتابه عن ابی مالک عن ابن عباس وعنه

ابن جریر ان لما نزل قولہ وانذر عشیرتک الاقربین جمع رسول اللہ بنی ھاشم .... ثم قال لھم یا بنی عبدالمطلب اطیعونی تکونوا ملوک الارض وحکامھا وما بعثہ الیہ نبیاً الاجعل لہ وصیاً اخاً ووزیراً فایکم یکون اخی ووزیری ووصیی ووارثی وقاضی دینی وفی روایۃ الطبری عن ابن جبیر وابن عباس فایکم یوازرنی علی ھذا الامر علی ان یکون اخی ووصیی وخلیفتی منکم فاحجم القوم .... وکان علی اصغر القوم یقول انا - فقال فی الثالثۃ اجل وضرب بیدہ علی امیرالمومنین "

(مناقب آل ابی طالب ص 306 - 305)

یعنی تین سن نبوت میں رسول اللہؐ نے ہاشمیوں کی دعوت - کھانے کے بعد تبلیغ کی - ابولہب آڑے آئے - جس کے نتیجے میں " تبت یدا ابی لھب وتب ..... نازل ہوئی دوسرے روز پھر دعوت کی - اور جب رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے کون میرا وزیر، وصی، خلیفہ، قرض چکانے والا ہوگا تو حضرت علیؓ کے سوا سبھی خاموش رہے - رسول اکرمؐ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عہد پختہ کر دیا -

گویا تین سن نبوت میں پیش آنے والے اس واقعہ میں خلافت و وصیت کے معاملات طے کر دیئے گئے ہیں - لیکن ہم حیران ہوتے ہیں - جب ہماری نظر سے یہ روایت گذرتی ہے -

قال رسول اللہ یا عباس یا عم رسول اللہ تقبل وصیتی و ینجز عدتی وتقضی دینی ؟ فقال العباس یا رسول اللہ عمک شیخ کبیر ذو عیال وانت تباری الریح سخاءً وکرماً وعلیک وعد لا ینھض بہ عمک - فاقبل علی علی فقال یا اخی تقبل وصیتی وتنجز عدتی وتقضی دینی ؟ فقال نعم یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنا منہ فضمہ ونزع خاتمہ من یدہ فقال لہ خذھا فضعہ فی یدک ودعا بسیفہ ودرعہ ویروی ان جبریل نزل بھا من السماء فجئی بھا الیہ فدفعھا الی امیرالمومنین ـــ قال لہ اقبض فی حیاتی - و دفع الیہ بغلتہ وسرجھا وقال امض علی اسم اللہ الی منزلک فلما کان من الغد حجب الناس عنہ وثقل فی مرضہ وکان علی لا یفارقہ الا لضرورۃ -

(اعلام الوریٰ با علام الہدیٰ صفحہ ۱۶۲)

یعنی جناب رسالتمآبؐ نے حضرت عباسؓ کو فرمایا۔ اے عباسؓ۔ اے عم رسولؐ کیا تو میرا وصی بننا پسند کرتا ہے؟ کیا تو میرے قرضے ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ آپ کا چچا بوڑھا اور عیال دار ہے۔ جبکہ آپ انتہائے جود وسخا کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو کچھ نہ کچھ دینے کا وعدہ کئے ہوئے ہیں۔ اس قدر کثیر رقم میں ادا نہیں کر سکوں گا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علیؓ کو فرمایا۔ اے علیؓ اے میرے بھائی۔ کیا تو میرا وصی بننا پسند کرتا ہے۔ اور کیا تو میرے قرضے ادا کرے گا۔ حضرت علیؓ نے حامی بھر لی تو جناب رسالتمآبؐ نے اپنی انگوٹھی اور زرہ وغیرہ منگوا کر حضرت علی کے حوالے کر دی۔ اس کے دوسرے دن آنحضرتؐ کا مرض شدت اختیار کر گیا اور آپ گھر کے ہو کر رہ گئے۔

ہماری حیرت کا سبب یہ ہے کہ اعلام الوریٰ کی اس روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جناب رسالتمآب کی وفات حسرت آیات سے چند روز پیشتر تک وصی رسولؐ کا منصب حضرت عباسؓ کو پیش کیا گیا ان کی معذرت کے بعد یہ منصب حضرت علیؓ کو پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے قبول کر لیا۔ دعوت ذوالعشیرہ اور اس واقعہ میں بیس سال کا عرصہ حائل ہے۔ اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منصب خالی تھا ورنہ حضرت عباس کو کیوں پیش کیا جاتا۔ اگر خالی نہیں تھا تو پھر اعلام الوریٰ کی یہ روایت غلط ہے۔ بصورت دیگر دعوت ذوالعشیرہ اور غدیر خم کے موقع پر حضرت علی کو وصی اور خلیفہ مقرر کرنے کی روایات غلط ہیں۔

دونوں قسم کی روایات ان شیعہ کتب سے نقل کی گئی ہیں۔ جو مستند شمار کی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم یہ فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ

کس کا یقین کیجئے کس کا نہ کیجئے

ہمارے نزدیک وصایت کا معاملہ سراسر بے بنیاد ہے۔ نہ دعوت ذوالعشیرہ میں ایسا ہوا۔ نہ غدیر خم کے موقع پر ایسا ہوا اور نہ ہی اعلام الوریٰ کے بیان کردہ موقع پر کسی کو وصی مقرر کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک وہی حقیقت ہے جو سورۃ تحریم کی تفسیر میں شیعہ تفسیر صافی اور تفسیر قمی میں بایں الفاظ درج ہے۔

حضور اکرمؐ نے حضرت حفصہؓ کو فرمایا:۔

"ان ابابکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم بعدہ ابوک ۔ فقالت من انباک هذا ۔ قال نبانی العلیم الخبیر (صافی ۴۵۶)

کہ میرے بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد حضرت عمرؓ ۔ ام المومنینؓ نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ علیم وخبیر نے بتایا ہے۔

اور یہی روایت تفسیر قمی ص ۶۸۷ پر موجود ہے ۔ فرمایا

ان ابابکر یلی الخلافۃ من بعدی ثم بعد ابوک ۔ فقالت من اخبرک بھذا قال اللہ اخبرنی ۔

اِن شیعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ خلیفہ اول ابوبکرؓ ہوں گے ۔ اور خلیفہ ثانی حضرت عمر ہوں گے ۔ اِس خدائی خبر کی موجودگی میں حضور اکرم کا حضرت علی کے متعلق وصیت خلافت کرنا شان نبوت سے بعید ہے اِسی لئے ہم کہتے ہیں کہ وصیت کے متعلق مذکورہ شیعہ روایات درست نہیں ہیں۔ بصورت دیگر رسولؐ خدا کو خدا کے احکام وفرامین کا نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ نافرمان سمجھنا پڑے گا ۔ کہ خدا کی طرف سے خبر کچھ اور دی جا رہی ہے ۔ اور آپ عوام کو اِس کے مخالف ایک حکم دیئے جا رہے ہیں۔

اِن شیعہ روایات کے مطالعہ کے بعد ہمارا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ نے یا توکسی کی خلافت کے متعلق وصیت کی ہی نہیں ۔ اگر کچھ اشارات کسی کے متعلق کئے ہیں تو حضرت ابوبکرؓ ہیں ۔ اور یہی اشارات تھے ۔ جن کے باعث سوائے سعدؓ بن عبادہ رئیس خزرج کے باقی تمام صحابہ حضرات ابوبکرؓ کی خلافت پر جمع ہو گئے تھے ۔

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے
ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں
جنہوں نے
پستول مارکہ آٹا استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی !
نوشہرہ فلور ملز ۔ جی ٹی روڈ ۔ نوشہرہ ۔ فون ۱۲۶